السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل بعض نوجوان نعرہ لگاتے ہیں:

ہم بیٹے کس کے ساجد کے؟۔۔۔۔۔ساجد کے

ہم فرزند کس کے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساجد کے

کیا ایسے نعرہ لگانا جائز ہے؟اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا درست ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہیں۔کیا حضرت آدم علیہ السلام کو ہمارا باپ کہا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نعرے بازی کا شریعت میں ثبوت نہیں۔ہاں البتہ غیر کو باپ یا بیٹا بطور الفت اور محبت قرار دیا جاسکتا ہے۔فرمایا:

(انا لکم بمنزلة الوالد» حسنه البانی وشعب الارنووط وبشار عواد صحیح ابوداؤد کتاب الطہارۃ باکراہیة استقبال القبلة عند قضاء الحاجة(٨) نسائی (40) (ابوداؤد»

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی دفعہ بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔(صحیح مسلم کتاب الادب باب جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی واستحباب للملاطفة (٥٦٢٣) (ابوداؤد-٤٩٦٤) صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں اس کی تصریح موجود ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو المومنین کہنے کے بارے میں شوافع کے دو قول ہیں صحیح جواز ہے۔احادیث الشفاعة میں حضرت آدم علیہ السلام کو باپ کے لفظوں سے یاد کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص627

محدث فتویٰ